



روشن آگ کا شعلہ: ہالی کی تدلیس پر

النیر الشہابی اعلیٰ تدلیس الوہابی

۱۴۰۹ھ

تصنیف لطیف:-

قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

النیر الشہابی علیٰ تدلیس الوہابی

(روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تدلیس پر)

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی

www.alahazratnetwork.org

یش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

نام کتاب :	النیر الشہابی علیٰ تدلیس الوہابی
تصنیف :	اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
کمپوزنگ :	راؤ فضل الہی رضا قادری
ٹائٹل و ویب لے آؤٹ :	راؤ ریاض شاہد رضا قادری
زیر سرپرستی :	راؤ سلطان مجاہد رضا قادری

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ:-

از غازی پور، مسئلہ جہانگیر خاں، ۱۵ افر ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و چار کتا ہیں اردو کی دیکھ کر چاروں اماموں کے مسئلہ اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر ائمہ اربعہ سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا، اس کو عمر نے کہا کہ تو لاندہب ہے جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر و مشہور و آحاد و عزیز و غریب و صحیح و حسن و ضعیف و مرسل و مترک و منقطع و موضوع و غیرہ کی شناخت نہیں ہے کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علماء اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں اور ان کو بغیر تقلید کے چارہ نہیں تو تو ایک بے علم آدمی ہے جو عالموں کی خاک پا کے برابر نہیں ہے نہ معلوم اپنے میں تو کیا سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے، اس کے جواب میں اس نے اس کو رافضی و خارجی و شیعہ و غیرہ بنایا بلکہ بہت سے کلمات سخت ست بھی کہے حالانکہ لاندہب کہنے سے اس کی غرض یہ تھی کہ تو خارج از اسلام ہے بلکہ یہ غرض تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے، اور اس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک امام کی تقلید کرنا ہے جیسے رافضی تین خلیفوں کو نہیں مانتے، اور دوسرے یہ کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی عمل کل دین محمدی پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے، آیا ان دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق؟ امید کے ساتھ مہر، عالی کے مزین فرما کر ارشاد فرمائیں۔ بینوا تو جو روا (بیان فرمائیے اگر دیئے جاؤ گے) فقط۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله ذي الجلالة والصلوة والسلام على صاحب الرسالة الذي لا تجتمع امته على الضلالة وعلى اله وصحبه ومجتهدى ملته اولى الايدى والابصار والنبالة.

تمام تعریفیں جلالت والے اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو صاحب رسالت پر جس کی امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی اور آپ کی آل، آپ کے صحابہ اور آپ کی امت کے مجتہدین کرام پر جوقوت و بصیرت اور شرافت والے ہیں۔

اللهم هداية الحق والصواب (اے اللہ! حق و درستی کی ہدایت عطا فرما) مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل کو دفتر طویل درکار فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ میں النہی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقليد (رسالہ النہی

الاکید عن الصلاة وراء عدی التقليد قتلای رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، کی جلد ششم کے صفحہ ۶۴ پر مرقوم ہے۔) اور فتاویٰ مندرجہ البارقة الشارقة علی مارقة المشاركة جلد یازدہم فتاویٰ فقیر مسکن بہ العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کئے یہاں بقدر ضرورت اس مقدار پر کہ بطلان کید زید ظاہر کرے اکتفاء ہوتا ہے۔ اس کا قول ۲ دوا سر پر مشتمل:

اول:-

بکمال زبان درازی مقلدان حضرات ائمہ کرام علیہم الرضوان من الملک العلم کومعاذ اللہ رافضی خارجی بنانا۔

دوم:-

وہ تلمیس عجیب و تدلیس غریب کہ ترک تقلید میں تمام دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہے۔
امر اول کی نسبت ان کے امام الطائفہ کے علماء و نسباً واداً اور ہیئت پر واد یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی گواہی کافی، وہ رسالہ انصاف میں انصاف کرتے ہیں:

بعد المائتین ظهر فیہم المتذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا
يعتمد علیٰ مذهب مجتہد لعینہ وکان هذا هو الواجب فی ذلک زمان
الانصاف، باب حکایۃ حال الناس قبل المائۃ الرابعۃ، الحقنیۃ استنبول ترکی ص ۱۹
یعنی دو صدی کے بعد خاص ایک مجتہد کا مذہب اختیار کرنا اہل اسلام میں شائع ہوا، کم کوئی
شخص تھا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو، اور اس وقت یہی واجب ہوا۔
اسی میں لکھتے ہیں:

وبالجملة فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالیٰ العلماء وجمعہم
علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون۔ (الانصاف، باب حکایۃ حال الناس قبل
المائۃ الرابعۃ، الحقنیۃ استنبول ترکی ص ۲۰)
یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کر لینا ایک راز ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے علماء
کے قلوب میں القاء فرمایا اور انھیں اس پر جمع کر دیا چاہے اس راز کو سمجھ کر اس پر متفق ہوئے
ہوں یا بے جانے۔

زید بے قید دیکھے کہ اس نے شہادت شاہ ولی اللہ صاحب گیارہ سو برس کے زائد کے ائمہ و علماء و مشائخ و اولیاء عامہ
اہلسنت و جماعت کو معاذ اللہ رافضی خارجی بنایا اور اللہ عزوجل کے سر جلیل والہام جمیل کو جس پر اس نے اپنی حکمت بالغہ کے

مطابق علمائے امت کو مجتمع و متفق فرمایا مثلاً الت وگراہی ٹھہرایا۔ علامہ سید احمد مصری لٹھاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختاری میں ناقل:

هذه الطائفة الناجية ، قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة وهم الحنفيون
والمالكيون والشافعيون والحنبلون رحمهم الله تعالى ومن كان خارجاً
عن هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار (حاشیہ الطحطاوی علی
الدر المختار، کتاب الذبائح، المکتبۃ العربیہ کوئٹہ، ۱۵۳/۴)

یعنی اہل سنت کا گروہ ناجی اب چار مذہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ اللہ تعالیٰ ان
سب پر رحمت فرمائے، اب جو ان چار سے باہر ہے بدعتی جہنمی ہے

واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکی بہ ترکی دیا یعنی علمائے اہلسنت ہمیں بدعتی ناری بتاتے
ہیں ہم گیارہ سو برس تک کے ان کے اکابر و ائمہ کو رافضی و خارجی بنائیں گے

www.ahnazai.network.org

کہ ہم کو مادریان مالتی

(کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ ہے)

مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے، آمین!

مگر پھر بھی زید بیچارے نے بہت تنزل کیا کہ صرف رفض و خروج پر قانع رہا اس کے پیشوا تو کافر و مشرک تک کہتے

ہیں۔

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون (القرآن الکریم، ۲۲۷/۲۶)

اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹنا کھائیں گے۔

یہ ناپاک ترکہ اسی بے باک انجٹ امام اول دین مستحدث یعنی ابن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے
موافقان ناخروہ و منفردے چند بے قید و بند آزادی پسند کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا، اور خود اپنے باپ،
دادا، اساتذہ، مشائخ کو بھی صراحتاً کافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا، اور نہ صرف انھیں پر قانع ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو
برس تک کے تمام علماء و اولیاء سائر امت مرحومہ کو (خاک بد بان ناپاک) صاف صاف کافر بتاتا اور جو شخص اس کے جال میں
پھنس کر اس کے دست شیطان پرست پر بیعت کرتا اس سے آج تک اس کے اور اس کے ماں باپ اور کابر علمائے سلف نام
بنام سب کے کفر پر اقرار لیتا، اور اگرچہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتا مگر مذاہب ائمہ کو مطلقاً بالکل جانتا اور سب پر طعن کرتا اور
اپنے اتباع ہر کندہ نا تراشیدہ کو مجتہد بننے کا حکم دیتا۔ یہ دو چار حرف اردو کے پڑھ کر استرے بے لگام و اشتربے مہار ہو جانا بھی اسی

خرنما شخص کی تعلیم ہے، خاتمۃ المحققین مولانا امین الملہ والدین سیدی محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی روالپنہا رعلی الدر الحجتاری جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاة میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں:

كما وقع في زماننا في اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله تعالى شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلث وثلثين ومائتين والفي (روالختار، كتاب الجہاد، باب البغاة، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ ۱۳۰۹)

والحمد لله رب العلمین، وقیل بعداً للقوم الظلمین۔ (القرآن الکریم ۱۱۱/۳۴) یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروان عبد الوہاب سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کر کے عربین و عجمین پر غلبہ کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں، اس وجہ سے انہوں نے اہل سنت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔

امام العلماء سید سند شخ الاسلام بالبلد الحرام سیدی احمد زین وحلان مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب در سنہ میں اس طائفہ بے باک اور اس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عقائد کا ضلال خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا اور بیس حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا اس طائفہ تالفہ کے ظہور پر شرور کی طرف ایما و اشعار فرماتا یا ان بعض حدیثوں اور ان سے زائد کی تفصیل فقیر کے رسالہ السنہی الاکید میں مذکور، یہاں اس کتاب مستطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور۔

قال رضى الله تعالى عنه هؤلاء القوم لا يعتقدون موحدا الا من تبعهم كان

محمد بن عبد الوهاب ابتدع هذه البدعة، وكان اخوه الشيخ سليمان من اهل العلم فكان ينكر عليه انكارا شديدا في كل يفعله او يامر به فقال له يوما كم اركان الاسلام؟ قال خمسة. قال انت جعلتها ستة، السادس من لم يتبعك فليس بمسلم هذا عندك ركن سادس للاسلام. وقال رجل اخر يوما كم يعتق الله كل ليلة في رمضان؟ قال مائة الف، وفي اخر ليلة يعتق مثل ما اعتق في الشهر كله؟ فقال له لم يبلغ من اتبعك عشر عشر ما ذكرت فمن هؤلاء المسلمون الذين يعتقهم الله وقد حصرت المسلمين فيك وفيمن اتبعك فيهم الذي كفر، فقال له رجل اخر هذا الدين الذي جئت به متصل ام منفصل فقال حتى مشايخي ومشايخهم الي ستمائة سنة كلهم مشركون فقال الرجل اذن دينك منفصل لا متصل فعمم اخذته قال وحى الهام كالحصر ومن مقابحه انه قتل رجلا اعطى كان مؤذنا صالحا ذا صوت حسن نهاه عن الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فامر بقتله فقتل ثم قال ان الريابة في بيت الخاطئة يعني الزانية اقل اثما ممن ينادى بالصلوة على النبي (صلى الله تعالى عليه وسلم) في المنائر، وكان يمنع اتباعه من مطالعة كتب الفقه واحرق كثيرا منها واذن لكل من اتبعه ان يفسر القرآن بحسب فهمه حتى همج الهمج من اتباعه فكان كل واحد منهم يفعل ذلك ولو كان لا يحفظ القرآن ولا شيئا منه فيقول الذي لا يقرؤ منهم لا خريقوؤا قرأ على حتى افسرك فاذا قرأ عليه يفسره له برايه وامرهم ان يعملوا ويحكموا بما يفهمونه وجعل ذلك مقدما على كتب العلم ونصوص العلماء وكان يقول في كثير من اقوال الائمة الاربعة ليست بشئ وتارة يتستر ويقول ان الائمة على حق ويقدم في اتباعهم من العلماء الذين القوا في المذهب الاربعة وحرروها ويقول انهم ضلوا واضلوا، وتارة يقول ان الشريعة واحدة فما لهذا جعلوها مذاهب اربعة هذا كتاب الله وسنة رسوله صلى الله تعالى

علیہ وسلم لا تعمل الا بهما كان ابتداء ظهور امره في الشرق ٥١١٣٣ هـ،
وهي فتنة من اعظم الفتن كانوا اذا اوداحدان يتبعهم على دينهم طوعاً او
كرهاً يأمرونه بالاتيان بالشهادتين اولاً ثم يقولون له اشهد على نفسك ان
كنت كافر او اشهد على والديك انهما ماتا كافرين واشهد على فلان و
فلان ويسمون له جماعة من اكابر العلماء الماضين فان شهدوا بذلك
قبلهم والا امر و ابقلتهم وكانوا يصرحون بتكفير الامة من منذ ستائة سنة
، واول من صرح بذلك محمد بن عبد الوهاب فتبعوه في ذلك ، وكان
يطعن في مذاهب الائمة واقوال العلماء ويدعى الانتساب الى مذهب
الامام احمد رضى الله تعالى عنه كذباً وتسترًا وزوراً ولامام احمد يرى
منه و اعجب من ذلك انه كان يكتب الى عماله الذين هم من اجهل
الجاهلین اجتهدوا بحسب فهمكم ولا تلتفتوا اليهذه الكتب فان فيها الحق
والباطل وكان اصحابه لا يتخذون مذهباً من المذاهب بل يجتهدون كما
امرهم ويتسترون ظاهراً بمذهب الامام احمد ويلبسون بذلك على
العامه ، فانتدب للرد عليه علماء المشرق و المغرب من جميع المذاهب
ومن منكراته منع الناس من قراءة مولد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
ومن الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في المنائر بعد الاذان ،
ومنع الدعاء بعد الصلوة وكان يصرح بتكفير المتوسل بالانبياء والاولياء
وينكر علم الفقه ويقول ان ذلك بدعة . (الدرر السنية ، المكتبة الحثية استنبول
تركي ، ص ٥٣٦٣٩) ملقطاً

شیخ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ گروہ وہابیہ اپنے
پیروں کے سوا کسی کو موحّد نہیں جانتے ، محمد بن عبد الوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا اس کے
بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے اہل علم سے تھے اس پر ہر فعل و قول میں سخت انکار فرماتے
ایک دن اس سے کہا کہ اسلام کے رکن کئے ہیں؟ بولا: پانچ۔ فرمایا تو نے چھ کر دیئے چھٹائیہ
کہ جو تیری پیروی نہ کرے وہ مسلمان نہیں ، یہ تیرے نزدیک اسلام کا رکن ششم ہے۔ اور

ایک صاحب نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں کتنے بندے ہر رات آزاد فرماتا ہے؟ بولا: ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے میں آزاد فرمائے تھے۔ ان صاحب نے کہا: تیرے پیرو تو اس کے سوویں حصہ کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ رمضان میں آزاد فرماتا ہے، تیرے نزدیک تو بس تو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں۔ اس کے جواب میں حیران ہو کر رہ گیا کافر۔ اور ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تو لایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متصل ہے یا منفصل؟ بولا: خود میرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ چھ سو برس تک سب مشرک تھے۔ کہا: تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا، پھر تو نے کس سے سیکھا؟ بولا: مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی، اور اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی خوش آواز مؤذن کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوٰۃ نہ پڑھا کر، انھوں نے نہ مانا اور حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ پڑھی، اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کر دیا کہ رنڈی کی چھو کر اس کے گھر سنا رہا ہے، والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر آواز بلند نبی ﷺ پر درود بھیجے والا، اور اپنے پیروؤں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا، فقہ کی بہت سی کتابیں جلا دیں اور انھیں اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے یہاں تک کہ کمینہ سا کمینہ کون سا کون اس کے پیروؤں کا تو ان میں ہر شخص ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت بھی نہ یاد ہوتی، جو محض ناخواندہ تھا وہ پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو مجھے پڑھ کر سنا میں اس کی تفسیر بیان کروں، وہ پڑھتا اور یہ معنی گھڑتا۔ پھر انھیں تفسیر ہی کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ قرآن کے جو معنی تمہاری اپنی اٹکل میں آئیں انھیں پر عمل کرو اور انھیں پر مقدمات میں حکم دو اور انھیں کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو۔ ائمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض بیچ و پوچ بتاتا اور کبھی تقیہ کر جاتا اور کہتا کہ امام تو حق پر تھے مگر یہ علماء جوان کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف کر گئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تخلیص کر گزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں کو گمراہ کر گئے، اور کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہا کو کیا ہوا کہ اس کے چار مذہب کر دیئے یہ قرآن و حدیث موجود ہیں ہم تو انھیں پر عمل کریں گے، مشرق میں اس کے مذہب جدید ۱۱۳۳ھ سے ظہور کیا اور یہ فتنہ عظیم فتنوں سے ہوا، جب کوئی شخص خوشی سے خواہ جبراً

وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کے نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ وہ سب کافر تھے، پھر اگر اس نے گواہیاں دے لیں جب تو مقبول ورنہ مقبول۔ اگر ذرا انکار کیا مر و اڈالتے اور صاف کہتے کہ چھ سو برس سے ساری امت کافر ہے۔ اول اس کی تصریح اسی ابن عبد الوہاب نے کی پھر سارے یہی کہنے لگے، وہ ائمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہِ تفسیر جھوٹ فریب سے جھپٹی ہونے کا ادعا رکھتا حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بری و بیزار ہیں اور اس سے عجیب تر یہ کہ اس کے نائب جو ہر جاہل سے بدتر جاہل ہوتے انھیں لکھ بھیجتا کہ اپنی سمجھ کے موافق اجتہاد کرو اور ان کتابوں کی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھو کہ ان میں حق و باطل سب کچھ ہے اس کے ساتھ لا مذہب تھے، اس کے کہنے کے مطابق آپ مجتہد بننے اور بظاہر جاہلوں کے دعوے دے کر مذہب امام احمد کی ڈھال رکھتے۔ یہ چال ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع مذاہب اس کے رد پر کمر بستہ ہوئے۔ اس کی بری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد مناروں پر حضور والہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتایا اور انبیاء و اولیاء سے توسل کرنیوالوں کو صراحتہ کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا۔ ایتھے

ملقطاً

مسلمان دیکھیں کہ بعینہ یہی عقیدے ان ہندی وہابیوں کے ہیں پھر ان کے ہندی امام نے اسی نجدی امام کی کتاب التوحید صغیر سے سیکھ کر کفر مسلمین پر وہ چمکتی دلیل لکھی کہ صاف صاف خود اپنے اور اپنے ہم مشربوں سب کے کفر پر مہر کر دی یعنی حدیث صحیح مسلم ”لا یذهب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزی (الیٰ) قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبعث اللہ ریحاً طیبہ فتنو فی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیقی من لا خیر فیہ فیرجعون الیٰ دین ابائہم (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة الا علی الشرار الناس، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۴۸۱) مشکوٰۃ کے باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس سے نقل کر کے بے دھڑک زمانہ موجودہ پر ہمدانی جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فتنانہ ہوگا جب تک لات وعزی کی پھر پرستش نہ ہو، اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی، جس کے دل میں رائی کے دانے برابر

ایمان ہوگا انتقال کرے گا، جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پرستش جاری ہو جائے گی۔

اس حدیث کو (اسمعیل دہلوی نے) نقل کر کے صاف لکھ دیا: ”سو یہ غیر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا (تقویۃ الایمان، الفصل الرابع، مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۳۰) انا للہ وانا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے)

بدحواس کو اتنا نہ سوچا کہ اگر وہ یہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث میں خبر ہے تو واجب کروئے زمین پر مسلمان کا نام و نشان نہ رہا، بھٹے مانس اب تو اور تیرے ساتھی نجد و ہند کے سارے وہابی گرفتار خیالی کہاں بیچ کر جاتے ہیں، کیا تمہارا طائفہ کہیں دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بدتر سے بدتر کافروں میں سے ہوئے جن کے دل میں رائی برابر آنے کے ایمان نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بیچ آیا حدیث مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ:

حبک الشنیعی یعمی ویصم (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الہدوی، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/۳۴۳) (مسند احمد بن حنبل، مرویات ابی الدرداء، ۵/۱۹۴ و کنز العمال، حدیث ۴۴۱۰۴، ۱۱۵/۱)

کسی شے سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے
شرک کی محبت نے اس کفر دوست کا ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ شرک ٹھہریں اگرچہ برائے شگون کو اپنائی چہرہ ہموار رہی۔

کذلک یطبع اللہ علی قلب متکبر جبار (القرآن الکریم، ۳۵/۴۰)
اللہ تعالیٰ یونہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر

وہابی صاحبو! اپنے پیشواؤں کی تصریحیں دیکھتے جاؤ صد ہا سال کے علما و اولیاء و مقبولان خدا کو رافضی خارجی کہتے شرماء اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم بزور زبان و بہتان دوسروں پر تہرا بھیجتے ہو مگر ہند و نجد کے سارے وہابی اپنے ہندی و نجدی اماموں کی تصریح اور وہ دونوں امام مغوی عوام خود اپنے اقرارات صریح سے کافر بے ایمان شرک بت پرست کفر سے مخمور و بدست ہیں، اقرار مرد آزار مرد، چاہ کن را چاہہ در پیش (مرد کا اقرار مرد کا آزار ہے، کنواں کھونے والا خود کنوئیں میں گرتا ہے) آسمان کا تھوکا طلق میں آیا، تف بر ماہ بروئے خویش (چاند پر تھوکنے والا اپنے چہرے پر تھوکتا ہے)

کذلک العذاب و لعذاب الآخرۃ اکبر، لو کانوا یعلمون (القرآن الکریم، ۳۳/۶۸،

مارا یہی ہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے۔ کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔

اور یہیں سے ظاہر کہ لقب رافضی و خارجی کے مستحق بھی یہی حضرات ہیں کہ چاروں ائمہ کرام اور ان کے سب مقلدین سے تبری کرتے اور تصریحاً و تلویحاً سب پر تہرا بھیجتے ہیں بخلاف اہلسنت کے سب کو امام اہلسنت جانتے اور سب کی جناب میں عقیدت رکھتے سب کے مقلدوں کو رشد و ہدایت پر مانتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ زید بیچارہ رافضیوں پر تین خلفا کے نہ ماننے کا الزام رکھتا ہے حالانکہ اس کا امام مذہب خود حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ماننا بھی حرام و شرک بتاتا ہے اپنی کتاب تقویت ایمان جہال خراب میں صاف لکھتا ہے کہ:

”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان“ (تقویت الایمان، الفصل الاول، مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۱۲)

اسی میں کہتا ہے:

”سب سے اللہ صاحب نے قول و قرار لیا کہ کسی کو میرے سوا نہ مانو“ (تقویت الایمان،

الفصل الاول، مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۱۲)

نے فروعت محکم آمدنے اصول شرم بادت از خدا و از رسول

(نہ تیرے فروع منکلم ہیں اور نہ ہی رسول، حقے اللہ و رسول سے شرم آنی چاہیے)

جل جلالہ ، و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امردوم کہ چاروں ائمہ مسائل لینے میں کل دین محمدی ﷺ پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے اور ایک کی تقلید میں ناممکن، یہ وہ پوچھ و کا ضعیف کید ہے کہ نرے ناخواندہ بیچاروں کو سنا کر بہکالیں مگر جب کسی ادنیٰ طالب علم یا صحبت یافتہ ذی فہم کے سامنے کہیں تو خود ہی کان ضعیفا (القرآن الکریم، ۷۱/۴) (شیطان کا داؤد کمزور ہے) ماننا پڑے اس مغلطہ فاحشہ کا حاصل جیسا کہ ان خواص و عوام کے زبان زد ہے یہ کہ چاروں مذہب حق ہیں اور سب دین متین کی شاخیں تو ایک ہی تقلید سے گویا چہارم دین پر عمل ہوا بخلاف اس کے کہ کبھی کبھی ہر مذہب پر چلے کہ یوں سارے دین پر عمل ہو جائے گا۔

اقول اولاً یہ اس مدہوش کا جنونی خیال ہے جسے دربار شاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گروہ وہ ایک راہ پر ہولیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرات نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کر لیجئے، پکارتا رہا کہ صاحبو! ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سنی، ناچار آپ ہی تانا تننا شروع کیا، کوس بھر شرقی راستہ چلا پھر اسے چھوڑا، جنوبی کو دوڑا، پھر اس سے بھی منہ موڑا، غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہولیا ادھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آ رہا، تیلی کے سے تیل کو گھر ہی کوں پچاس۔ عتلاء سے پوچھ دیکھو ایسے کو مجنوں کہیں گے یا صحیح الجواس، یہ مثال میری ایجاد نہیں بلکہ علمائے کرام و اولیائے عظام کا ارشاد ہے اور ان سے امام علام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے میزان الشریعة الکبریٰ میں نقل فرمائی، اور اس کے مشابہ دوسری مثال انگلیوں کے

پوروں کی اپنے شیخ حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، یہ امام ہمام وہ ہیں جن کی اسی کتاب مستطاب سے اسی مسئلہ تقلید میں غیر مقلدان زمانہ کے معلم جدید میاں نذیر حسین دہلوی براہ اغوا سنا لائے اور اسی کتاب میں ان کی ہزاروں ہزار قابر تصویروں سے کہ جہالات طائفہ کا پورا علاج تھیں آنکھیں بند کر گئے مگر کیا جائے شکایت کہ:

افتؤ منون ببعض الكتب و تكفرون ببعض (القرآن الکریم، ۸۵/۲)

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو

اس نئے طائفہ کی پرانی خصلت جسے اس کی سیر دیکھنی منظور ہو بعض احباب فقیر کا رسالہ سیف المصطفیٰ علی

ادیان الاfter ۱۲۹۹ھ مطالعہ کرے۔

ثانیاً کل دین متین پر ایسے عمل کا صحابہ و تابعین و سائر ائمہ مجتہدان دین کو بھی حکم تھا یا خدا و رسول نے خاص آپ ہی کے واسطے رکھا۔ بر تقدیر اول ثبوت دو کہ وہ حضرات ہرگز اپنے مذہب پر قائم نہ رہتے بلکہ نماز و روزہ و تمام اعمال و احکام میں آج اپنے اجتہاد پر چلنے تو کل دوسرے کے پرسوں تیسرے کے بر تقدیر ثانی یہ اچھی دولت دین ہے جس سے تمام سرداران امت و پیشوایان ملت باز رہ کر محروم گئے کیا ان کے وقت میں یہ اختلاف مذہب نہ تھا یا انھیں معلوم نہ تھا کہ ہم ناحق کل دین متین پر عمل چھوڑے بیٹھے ہیں۔

ثالثاً ف رے مغالطہ کہ کل دین پر یک لخت عمل چھوڑنے کا نام سارے دین پر عمل کرنا رکھا

برعکس نہ نہ نام زنگی کا فور

(الناجشی کا نام کا فور رکھتے ہیں)

بہلا مسائل اختلافیہ میں سب اقوال پر ایک وقت میں عمل تو محال عقلی ہاں یوں ہوں کہ مثلاً آج امام کے پیچھے فاتحہ پڑھی مگر یہ کل دین متین کے خلاف ہوا، کیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مقتدی کو قراءت بعض اوقات میں ناجائز تھی حاشا بلکہ ہمیشہ۔ کیا امام شافعی کی رائے میں ماموم پر فاتحہ احیاناً واجب تھی حاشا بلکہ دواماً تو جو نہ دواماً تارک نہ دواماً عامل وہ دونوں قول کا مخالف و نافی۔ پر ظاہر کہ ایجاب و سلب فعلی سلب و ایجاب دوامی دونوں کا دافع و منافی۔ اب تو کھلا کہ تم رفض و خروج دونوں کے جامع کہ چاروں میں سے کسی کے معتقد نہ کسی کے تابع۔

رابعاً جو امر ایک مذہب میں واجب دوسرے میں حرام، مثلاً قراءت مقتدی تو عامل بالمذہبین فی ذمین کو کیا حکم دیتے ہو، آیا اسے ہمیشہ اپنے حق میں حرام سمجھے یا ہمیشہ واجب یا وقت عمل واجب وقت ترک حرام یا بالعکس یا جس وقت جو چاہے سمجھے یا کبھی کبھ نہ سمجھے یعنی واجب غیر واجب حرام غیر حرام کچھ تصور نہ کرے یا مذہب ائمہ یعنی واجب و حرام دونوں کے خلاف محض مباح جانے۔ شقین اولین پر یہ ٹھہرتا ہے کہ حرام جان کر ارتکاب کیا یا واجب مان کر اجتناب، اور شق رابع پر دونوں

یہ صریح اجازت قصد فسق و تعدی معصیت ہے، اور شق ثالث مثل رابع حکم کھلا یہ حلونہ عاماً و یحرمونہ عاماً (القرآن الکریم، ۳۷/۹) (ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں) میں داخل ہونا کہ ایک ہی چیز کو آج واجب جان لیا کل حرام مان لیا پرسوں پھر واجب ٹھہرا لیا، دین نہ ہوا کھیل ہوا، یا کفار سلف طایفہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کر لیں وہ نفس الامری میں ویسی ہی ہو جائے۔ شق خاص پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عاماً شہر ایواندار کناریہ حلونہ انا و یحرمونہ انا (ایک گھڑی اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسری گھڑی اسے حرام مانتے ہیں) لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد و حرمت، وقت ترک اعتقاد و وجوب کی اجازت، وہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالمعتنا قضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے لگا قطعاً فعل و ترک روائمانے گا اس کا حکم اور اس سے منع یہ وہ ہے، معہذا یہ شق بھی استحالہ اولی کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز میں ایک فعل کرے مگر خبردار یہ نہ سمجھے کہ خدا نے میرے لئے جائز کیا ہے، لاجرم شق ہفتم رہے گی اور گل وہی کھلے گا کہ کل دین متین کا خلاف یعنی محصل جواز فعل و ترک نکلا اور وہ وجوب و حرمت دونوں کے منافی۔

بالجملہ حضرات براہ فریب ناحق چاروں مذہب کو حق جانے کا ادعا کرتے اور اس دھوکے سے عوام بیچاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتے ہیں۔ ہاں یوں کہیں کہ ائمہ اہلسنت کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلاف دین محمدی ﷺ ہیں لہذا ان میں تھا ایک پر عمل ناجائز و حرام بلکہ شرک ہے، لاجرم ہر ایک کے دینی مسئلے جن لئے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دیئے جائیں، صاحبو! یہ تمہارا خاص دلی عقیدہ ہے جسے تمہارے عمائد طائفہ لکھ بھی چکے پھر ڈر کس کا ہے۔ یہ بلاد مدینہ طیبہ و بلد حرام نہیں حجاز و مصر و روم و شام نہیں زیر سلطنت سنت و اسلام نہیں کھل کر کہو کہ چاروں اماموں کے مذہب معاذ اللہ بے دینی ہے کہ آخر دین و خلاف دین کا مجموعہ ہرگز دین نہ ہوگا بلکہ یقیناً بے دینی، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

خامساً فقیر ایک لطیفہ تازہ عرض کرتا ہے جس سے غیر مقلدین عصر کی تمام جہالات کا دفعہ تنقیہ ہو، آج کل وہ محدث حادث جو سب غیر مقلدوں کے مقلد و امام معتد ہیں یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتویٰ مصدقہ مہری و تختگی میں (کہ ان کے زعم میں رد تقلید تھا اور من حیث لا یسرعرون اثبات تقلید) مع اخوان و ذریات اہل خواتیم فرما چکے ہیں کہ جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو ایسا کہے وہ خمیشت خود بدعتی اخبار و رہبان پرست ہے۔ بہت اچھا چشم مار دوش دل ماشاد (ہماری آنکھ روشن اور دل خوش) اب یہ بھی حضرت سے پوچھ دیکھئے کہ ائمہ اربعہ کے سوا کون کون مجتہد ہیں اسی فتوے میں تصریح کی کہ امام الحرمین و حجۃ الاسلام غزالی و کیا ہر اسی وابن سماعانی وغیرہم ائمہ محض انتساب میں شافعی تھے اور حنفیہ مجتہد مطلق۔ اور اسی میں لکھا بیشک جو منصف مزاج ہے وہ ہرگز امام شہرانی کے منصب کامل اجتہاد میں کلام نہیں کر سکتا۔ بہت بہتر، کاش اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ کلام کرے یا ان اقراروں سے پھرے

تو اسے مکہ معظمہ میں ترکی پاشا کا حوالہ دیکھئے خود حضرت کے اقراروں سے ثابت ہو گیا کہ ان پانچوں اماموں کا قول بھی ہرگز گمراہی نہیں ہو سکتا اور جو ان کے فرمان پر چلے اصلاً مورد اعتراض نہیں، جو اسے بدعتی کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے اب ان حضرات سے کہئے ذرا آنکھ کھول کر دیکھو غیر مقلدی بیچاری کا سویرا ہو گیا ملاحظہ تو ہو کہ یہی امام مجتہد شعرانی انہیں چاروں امام مجتہد سے اپنی میزان مبارک میں کس زور و شور سے وجوب تقلید شخصی نقل فرماتے اور اسے مقبول و مسلم رکھتے ہیں۔

قال عليه رحمة ذی الجلال به صرح امام الحرمين وابن السمعاني و
الغزالي والكيالهراسي وغيرهم وقالوا التلامذتهم يجب عليكم التقيد
بمذهب امامكم ولا عذر لكم عند الله تعالى في العدول عنه (ميزان
الشریة الکبریٰ، فصل فی بیان استحالة خروج شیئ الخ، دارالکتب العلمیة بیروت، ۱/ ۵۳، ۵۴)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی کی تصریح کی امام الحرمین وابن السمعانی وغزالی و کیا
ہر اسی وغیرہم ائمہ نے، اور اپنے شاگردوں سے فرمایا تم پر واجب ہے خاص اپنے امام کے
مذہب کا پابند رہنا اگر ان کے مذہب سے عدول کیا تو خدا کے حضور تمہارے لئے کوئی عذر نہ
ہوگا۔

اب ایمان سے کہنا وجوب تقلید شخصی کی حقانیت کس شد و مد سے ثابت ہوئی اور سارے غیر مقلدین کہ اسے بدعت و
ضلالت کہتے ہیں کیسے علانیہ خبیث بدعتی احبار و رہبان پرست ٹھہرے،

والحمد لله رب العلمین وقیل بعداً للقوم الظلمین (القرآن الکریم، ۱۱/ ۴۴)
اور تمام تفرغیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ ظالم
لوگ دور ہوں۔

واقعی سنت الہیہ ہے کہ گمراہوں پر خود انہیں کے قول سے حجت قائم فرماتا ہے ع

ومنہا علیٰ بطانہا الشواہد
خود اسی سے اس کے بطان پر دلائل موجود ہیں

پھر نہ صرف ترک تقلید بلکہ بوجہ تعالیٰ ساری نجدیت پوری وہابیت ان شاء العزیز انہیں ائمہ کرام کے ارشاد سے
باطل ہو جائے گی۔ حضرات ذرا ان اقراروں پر جمے رہیں اور اپنے ایک ایک عقیدہ زائفہ کا رد لیتے جائیں واللہ التوفیق اصل

